اشاعت و تدوین علم

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی، کراچی

مؤلفات سیوطیؒ کے فہرست نگاروں پر ایک نظر

اور تالیفات سیوطیؒ کے ہفت گانہ اقسام

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کثیر التصانیف عالم تھے ان کی تصانیف کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے۔ علامہ موصوف نے اپنی تالیفات کو حسن المحاضرہ میں فنوار ترتیب پر نقل کیا اور کتاب التحدث بنعمۃ اللہ میں انہیں زیادہ تفصیل سے بیان کیا اور ان کتابوں کو ہفت گانہ اقسام کے تحت نام بنام نقل کیا تاکہ ہر کتاب کی علمی و تحقیقی حیثیت اہل علم پر واضح ہو جائے۔ اور یہ بات بھی ان کے علم میں آجائے کہ وہ ایک جلد میں ہے یا کئی جلدوں میں، پھر وہ مکمل ہے یا ناتمام و ناقص۔ ان وجوہ سے یہ فہرست اپنی اہمیت و افادیت کے اعتبار سے اس لائق ہے کہ ہر محقق و مصنف اور مدرس و متعلم کے پیش نظر رہے تاکہ علامہ موصوف کی تالیفات سے کماحقہ افادہ و استفادہ کیا جا سکے۔ دانشگاہوں اور جامعات کے کتب خانوں میں اس فہرست کا محفوظ رہنا ایک ناگزیر حقیقت ہے۔ اس سے علامہ سیوطیؒ کی تصانیف میں اہل علم کی رہنمائی کے لئے یہ ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ فہرست علامہ موصوف کی تالیفات کے متعلق بصیرت و قیمتی معلومات حاصل کرنے میں سہولت کی حامل ہے۔
(ع - ق - ح)

مؤلفات سیوطیؒ کے فہرست نگاروں پر ایک نظر

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی مطبوعہ کتابوں کے مطالعہ سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موصوف اپنی تالیفات کے آغاز و اختتام میں سال تالیف نقل کرنے کا التزام نہیں کرتے۔ اس لئے عموماً ان کی مطبوعہ تصانیف میں سنوار ترتیب کا پتہ نہیں چلتا۔ موصوف اپنی تالیفات میں دوران بحث کہیں کہیں اپنی دوسری تالیفات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں موضوع پر فلاں کتاب پہلے لکھی تھی اور محولہ کتابیں

اس تالیف سے پہلے کی تالیفات ہیں۔ لیکن سنین کی تعین پھر بھی مشکل ہے ان وجوہ سے ان کی تالیفات کو سنین کی ترتیب سے پیش کرنا آسان نہیں۔ ہمارے علم میں نہیں کہ کسی فہرست نگار نے موصوف کی تالیفات کی فہرست سنوار ترتیب سے تیار کی ہو۔

ہندوستان کے نامور عالم مولانا عبدالاول جونپوری نے علامہ سیوطی کی تالیفات کی ایک فہرست شکر المعطی کے نام سے مرتب کی تھی وہ شائع ہو چکی ہے لیکن جستجو کے باوجود ہمیں وہ پاکستان میں دستیاب نہیں ہوئی اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ فہرست فنون پر مرتب ہے یا حروف تہجی پر اس کی ترتیب قائم ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی تصانیف کی ترتیب سہ گانہ اقسام میں پائی جاتی ہے۔ پہلی ترتیب جو قدرت ترتیب و ندرت معلومات، اہمیت، افادیت و جامعیت کے اعتبار سے کی گئی ہے یہ وہ انوکھی ترتیب ہے جو علامہ سیوطی نے کتاب التحدث بنعمۃ اللہ میں خود پیش کی ہے یہ اہم کام صحیح معنی میں ایک مصنف ہی کر سکتا ہے ع

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

دوسری ترتیب فنون پر ہے۔ علامہ سیوطی نے حسن المحاضرہ میں اپنی تین سو سے اوپر تالیفات کے نام اپنے حالات کے ضمن میں نقل کئے ہیں لیکن اس فہرست میں دو خامیاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ حسن المحاضرہ کے زمانۂ تالیف (۹۰۳ھ) تک تمام تالیفات کو نام بنام نقل کرنے کا التزام نہیں کیا۔ چنانچہ وغیرہا کر کے اس موضوع پر دیگر مولفات کے ناموں کو چھوڑ دیا گیا اس لئے یہ حسن المحاضرہ کے زمانۂ تالیف سے قبل کی تصانیف کی بھی مکمل فہرست نہیں ہے۔

۲۔ تالیفات کے نام نقل کرنے میں ہجائی ترتیب کا التزام نہیں کیا گیا۔

فنوار ترتیب پر بارہویں صدی ہجری کے کسی عالم نے ایک فہرست تیار کی تھی جسے فلوگل GUSTAVUS (FLUGEL) نے کشف الظنون کے لاطینی ترجمہ کی جلد ششم کے ص ۶۶۶، ۶۷۹ میں نقل کیا ہے[1]۔

دونوں فہرستوں کے مقابلہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرتب کے پیش نظر حسن المحاضرہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس نے ان کتابوں کے نام بھی صحیح نقل نہیں کئے جو حسن المحاضرہ میں موجود ہیں۔

۱۔ اس فہرست میں بعض کتابوں کے نام صحیح نقل نہیں کئے گئے۔[2] یہ فہرست ساز و فہرست نگار کی غلطی بھی کہی جاسکتی ہے

1. LEXICON BIBLIOGROPHIEUM EL ENCYCLOPAEDICUM LONDON. PRINTED FOR THE ORIENTAL TRANSLATION FUND 1852.

۲۔ مثلاً القول المحنی الحنث فی المنی، حالانکہ صحیح نام القول المضی ہے یا شرح الکوکب الوقاد فی الاعتقاد (باقی اگلے صفحہ پر)

اور طباعت کی بھی۔ بہر حال اس فہرست میں تصحیح کا اہتمام نہیں ہے۔

۲۔ بعض کتابوں کا نام دو جزؤں پر مشتمل تھا۔ فہرست نگار نے ہر جزو کو جداگانہ کتاب سمجھا۔ مثلاً ایک کتاب کا نام احتفال الاخر من المنعم فی استدراک الکافر اذا اسلم ہے۔ فہرست نگار نے اذا اسلم کو علیحدہ تالیف قرار دیا۔

۳۔ موضوعات کی تقسیم بھی درست نہیں۔ بعض کتابیں کسی اور موضوع سے تعلق رکھتی ہیں انہیں کسی اور موضوع کے تحت نقل کیا گیا۔

ایسا غالباً اس وجہ سے ہوا کہ فہرست نگار کو موصوف کی تمام کتابیں نہیں مل سکیں۔ اس نے نام دیکھ کر یا قیاس سے ایک موضوع کے تحت درج کر دیا حالانکہ اس کا تعلق اس موضوع سے نہیں۔ تاہم اس بحث سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ علامہ سیوطی کی تالیفات سے طلبہ، اہل علم اور محققین کو اعتنا رہا ہے۔

یہی فہرست فقیر محمد نے مطبع محمدی لاہور سے رسائل اثنا عشر کے ساتھ "فہرست مؤلفات امام سیوطی" کے نام سے[۱] شائع کی تھی۔ جو متوسط تقطیع کے گیارہ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن اس میں کتابوں کے نام فلوگل کی نسبت زیادہ صحیح لکھے گئے ہیں۔ اسے شیخ عبدالعزیز عز الدین السیروان نے شائع کر دیا ہے۔

تیسری ترتیب حروف ہجا کے اعتبار سے کی گئی ہے یہ وہ ترتیب ہے جسے مستشرقہ الیزابیث ماری سارٹن E. M. SARTAIN نے کتاب التحدث بنعمۃ اللہ (القاہرہ، المطبعۃ العربیۃ الحدیثہ ۱۹۷۲ء) کے اشاریہ میں پیش کی ہے۔ اس میں تکرار ہے بعض تالیفات مثلاً کتاب التحدث بنعمۃ اللہ اور المزھر، کا اس میں ذکر نہیں۔ اس حیثیت سے یہ بھی تالیفات سیوطی کی جامع فہرست نہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی کثیر التصانیف عالم و مصنف تھے۔ ان کی تالیفات اسلامی دنیا کے کم و بیش ہر کتب خانہ میں پائی جاتی ہیں۔ بعض کتابیں ندرت معلومات، اہمیت، افادیت، جامعیت و اختصار کی وجہ سے بہت مقبول ہیں کثرت سے چھپتی رہتی ہیں۔ مختلف زبانوں میں ان کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ متاخرین علماء ان کی شرح لکھتے رہے ہیں۔ عصر حاضر میں محققین انہیں نہایت محنت اور قیمتی نادر تحقیقات سے شائع کر رہے ہیں جو ہر علمی طبقہ میں ان کی قبولیت کی نہایت روشن دلیل ہے۔ علامہ سیوطی کی مطبوعہ و مخطوطہ کتابیں کم و بیش چھوٹے بڑے کتب خانے میں پائی جاتی ہیں۔ ادبی و اسلامی گوناگوں موضوعات پر شائقین کو ان کی تصانیف کی گذشتہ دور کی نسبت

بقیہ گذشتہ صفحہ: حالانکہ صحیح نام شرح الکوکب الوقاد فی ذی الاعتقاد ہے مثلاً مفہمات القرآن فی مبہمات القرآن۔ حالانکہ صحیح نام مفحمات الاقران ہے یا مثلاً کشف الصبابہ حالانکہ صحیح نام کشف الضبابہ ہے۔ اس قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

[۱] عبدالعزیز السیروان معجم طبقات الحفاظ والمفسرین مع دراسۃ عن الامام السیوطیؒ ومؤلفاتہ بیروت عالم الکتب ۱۹۸۴ء ص ۲۱-۳۴

موجودہ دور میں زیادہ احتیاج ہے اس لئے کہ وہ جن ماخذوں سے مواد نقل کرتے ہیں بیشتر ماخذ بسہولت یک جا دستیاب نہیں اور بعض ماخذ اسلامی دنیا میں آج بھی مفقود ہیں۔

ان وجوہ سے ان کی تصانیف و تالیفات کی فہرستیں تیار کی جاتی رہیں ہم ان کی تالیفات کی دو فہرستیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ وہ فہرست جو علامہ سیوطی نے ندرت معلومات و اہمیت اور افادیت و جامعیت کے پیش نظر تیار کی تھی۔

۲۔ دوسری وہ فہرست ہے جو حروف ہجا کی ترتیب پر مستشرقہ موصوفہ نے مرتب کی ہے۔ لیکن بحذف تکرار و اضافات تاکہ ان سے معلومات میں اضافہ اور فائدہ اٹھانے میں سہولت ہو۔

ہم نے حروف ہجا پر مرتب فہرست میں مطبوعات کی نشاندہی کی ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ علامہ سیوطی کی فلاں فلاں کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ نیز جن کتابوں کے ترجمے شائع ہوتے رہے ان کی طرف بھی بعض جگہ اشارہ کیا گیا ہے۔

۳۔ اور کتب خانوں میں مخطوطات کی فہرستوں میں موصوف کی تالیفات کے سن تالیف کو تلاش کیا جو مل سکے ان کا سن تالیف بتا دیا گیا اور جس تالیف کا اہم و قدیم نسخہ کسی کتب خانے میں محفوظ ہے اس کی بھی نشان دہی کر دی گئی ہے

۴۔ علامہ موصوف کی بعض تالیفات کا علم ہمیں مخطوطات کی فہرستوں سے ہوا۔ ان کتابوں کے نام ہم نے اس فہرست میں بڑھا دئے ہیں۔

۵۔ علامہ سیوطی نے کسی موضوع پر کوئی کتاب لکھی اس کا ایک نام رکھا پھر اس کی شرح کی اس کا جداگانہ نام تجویز کیا بعد ازاں اس کی تلخیص کی۔ یا مختصر تیار کیا اسے مستقل نام دیا۔ اس طرح ایک کتاب سے تین کتابیں تیار کیں۔ اور تصانیف کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ چنانچہ موصوف تنویر الحوالک میں رقم طراز ہیں۔

میں نے پچھلے دور میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء گرامی تتبع و جستجو سے ڈھونڈے تو ان کی تعداد چار سو تک پہنچی۔ ان کی شرح ایک جلد میں لکھی اس کا نام المرقاۃ رکھا۔ پھر ایک جزء میں اس کی تلخیص کی اس کا نام الریاض الانیقہ رکھا پھر اس کا خلاصہ ایک مختصر میں تیار کیا اس کا نام الوسیلۃ رکھا۔[۱]

اسی طرح وہ عادات و خصائل جن کی وجہ سے عرش الٰہی کے سایہ تلے رہنا نصیب ہوتا ہے انہیں اسانید کے ساتھ جمع کیا۔ اس کا نام بزوغ الہلال فی الخصال الموجبۃ للظلال رکھا۔[۲]

ان مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے علامہ سیوطی کی تالیفات کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی۔

---

[۱] السیوطی تنویر الحوالک۔ القاہرۃ: مکتبہ مصطفی البابی ج ۲ ص ۲۶۲ بحث اسماء اللہ [۲] ایضاً ج ۲ ص ۲۳۶

۶۔ کبھی موصوف نے کسی تالیف میں کچھ اضافہ کیا تو پہلی اور دوسری تالیف کے نام میں کوئی صفت بڑھا کر ایک کو دوسرے سے ممتاز کر دیا۔ اس طرح دو کتابیں بنا دی گئیں۔ چنانچہ اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں دوسری بار رجب ۹۰۵ھ میں موضوعہ احادیث کا مزید اضافہ کیا تو پہلے نسخہ کو الموضوعات الصغریٰ اور دوسرے نسخہ کو الموضوعات الکبریٰ کے نام سے موسوم کیا۔ اس طرح تالیفات کے ناموں میں اضافہ ہوا اور ان کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔

تالیفات سیوطی کے ہفت گانہ اقسام

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تالیفات کی سات قسمیں کی ہیں۔

قسم اول۔ پہلی قسم ان تالیفات کی ہے جو اپنے موضوع پر یکتا و منفرد ہیں۔ اور ان میں موصوف کو یکتائی کا دعویٰ ہے۔ علامہ سیوطی نے اپنے دعوے کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ میرے علم کے مطابق علمی دنیا میں اس جیسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ معاذ اللہ یہ بات نہیں کہ متقدمین اس جیسی کتاب لکھنے سے عاجز تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس جیسی کتاب لکھنے کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی۔ لیکن معاصرین میں ایسی کتاب لکھنے کی طاقت نہیں۔ اس لئے کہ اس کام کے لئے وسعت نظر، کثرت معلومات جہد مسلسل درکار ہے۔ معاصرین ان صفات سے عاری ہیں۔ میری حسب ذیل اٹھارہ کتابیں مذکورہ بالا صفات سے آراستہ ہیں[۱]۔

۱۔ الاتقان فی علوم القرآن

۲۔ اسرار التنزیل

۳۔ الاشباہ والنظائر فی العربیہ۔ یہ المصاعد العلیہ فی القواعد العربیہ کے نام سے بھی موسوم ہے۔

۴۔ الاقتراح فی اصول النحو وجدلہ

۵۔ الاکلیل فی استنباط التنزیل

۶۔ ترجمان القرآن

۷۔ تناسق الدرر فی تناسب الآیات والسور

۸۔ الجامع فی الفرائض (یہ مکمل نہیں ہوئی)

۹۔ جمع الجوامع فی النحو

۱۰۔ الدر المنثور

۱۱۔ السلسلہ فی النحو

۱۲۔ شرح شواہد المغنی

۱۳۔ صون المنطق والکلام عن فن المنطق والکلام

۱۴۔ طبقات النحاۃ الکبریٰ

۱۵۔ الفتح القریب علی مغنی اللبیب

۱۶۔ النکت البدیعات علی الموضوعات

۱۷۔ النکت علی الالفیہ والکافیہ والشافیہ والشذور والنزہۃ یکجا

۱۸۔ ہمع الھوامع شرح جمع الجوامع[۱]

قسم دوم۔ دوسری قسم ان تالیفات کی ہے کہ ان جیسی کتاب کوئی علامہ وقت لکھ سکتا ہے۔ ان میں بعض وہ کتابیں ہیں جو پوری ہوگئیں یا اس کا معتد بہ حصہ لکھا گیا۔ ایک جلد میں ہے یا اس سے زیادہ یا کم ہیں۔ اس قسم کی تالیفات کی تعداد ۱۵۰ ہے۔

---

[۱] السیوطی، کتاب التحدث بنعمۃ اللہ تحقیق الیزابتھ ماری سارٹین۔ القاہرہ، المطبعۃ العربیۃ الحدیثۃ ۱۹۷۲ ص ۱۰۵، ۱۰۶

۱۔ الاشباہ والنظائر فی الفقہ۔ یہ ایک جلد میں ہے۔

۲۔ الالفیہ فی المعانی والبیان۔ اس کا نام عقود الجمان ہے۔

۳۔ الالفیۃ فی النحو والتصریف والخط۔ اس کا نام الفریدہ ہے۔

۴۔ البدور السا ہ عن امور الآخرہ۔

۵۔ تاریخ الخلفاء۔ یہ ایک جلد میں ہے۔

۶۔ التخصیص فی شرح شواہد التلخیص۔

۷۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی یہ ایک جلد میں ہے۔

۸۔ التذکرہ۔ یہ پانچ مجلدات میں ہے۔

۹۔ التعلیقۃ الکبری علی الروضۃ۔ اس کا نام الازہار الغضۃ فی حواشی الروضہ ہے۔ کتاب الاذان تک ایک جلد تیار ہوئی۔ میری آرزو ہے کاش یہ کتاب پوری ہو جاتی تو مجھے بقیہ مصنفات کے ناقص رہ جانے کا قلق نہ ہوتا۔ یہ منشاء کے مطابق اگر تیار ہوئی تو اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی حاجت نہ رہے گی۔

۱۰۔ تکملہ تفسیر الشیخ جلال الدین المحلی۔ اول بقرہ سے آخر سورۃ اسراء تک ہے۔

۱۱۔ تلخیص الخادم۔ الخادم للزرکشی کا مختصر ہے اور کتاب الزکوٰۃ سے آخر کتاب الحج تک لکھی گئی ہے۔

۱۲۔ التوشیح علی الجامع الصحیح، یہ ایک جلد میں ہے۔

۱۳۔ جامع المسانید، مسند معلل ہے اس کا ایک مجلد لکھا گیا ہے۔

۱۴۔ حاشیہ تفسیر البیضاوی، یہ سورہ انعام تک ایک متوسط تقطیع پر ایک جلد میں ہے۔

۱۵۔ حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ، یہ ایک مجلد میں ہے۔

۱۶۔ الخلاصہ فی نظم الروضہ معہ زیادات کثیرہ۔ اس میں کوئی حرف زائد نہیں ہے[1] اول طہارت سے صلاۃ تک تقریباً ایک ہزار اشعار میں ہے اور خراج سے سرقہ تک دو ہزار سے زائد شعر ہیں۔

۱۷۔ درر البحار فی احادیث القصار۔ یہ حروف معجم پر مرتب ہے اور ایک جلد میں ہے۔

۱۸۔ دقائق التنبیہ

۱۹۔ دقائق مختصر الروضہ۔

۲۰۔ الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج۔

---

[1] السیوطی، کتاب التحدث بنعمۃ اللہ صد ۱۰۹

۲۱۔ رفع الخاصہ فی شرح الخلاصہ۔ یہ مذکورہ بالا منظومہ کی شرح ہے اور دو جلدوں میں ہے۔
۲۲۔ الریاض الانیقۃ فی شرح الاسماء النبویۃ۔
۲۳۔ شرح الفیہ ابن مالک۔ یہ شرح متن کے ساتھ مخلوط ہے۔
۲۴۔ شرح الفیۃ العراقی۔ یہ شرح ایک جزء لطیف میں ہے۔
۲۵۔ شرح التنبیہ۔ یہ شرح متن کتاب کے ساتھ مخلوط ہے۔ اس کا ایک حصہ کتاب الاذان تک لکھا گیا ہے۔
۲۶۔ شرح الشاطبیۃ۔ ایضاً
۲۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور۔
۲۸۔ شرح عقود الجمان۔ اس کا نام حل العقود ہے۔
۲۹۔ شرح الفریدہ۔ اس کا نام المطالع المفیدہ ہے۔ یہ پوری نہ ہو سکی۔
۳۰۔ شرح الکوکب الساطع فی نظم جمع الجوامع لابن السبکی۔ یہ ایک مجلد میں ہے۔
۳۱۔ طبقات الحفاظ۔
۳۲۔ طبقات النحاۃ الصغریٰ۔ اس کا نام بغیۃ الوعاۃ ہے یہ ایک مجلد میں ہے
۳۳۔ طبقات المفسرین اس کا ایک حصہ لکھا گیا ہے۔
۳۴۔ عین الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ۔ یہ حافظ ابن حجر کی کتاب الاصابہ کی تلخیص ہے۔ اس کا ایک حصہ لکھا گیا ہے۔
۳۵۔ الفوز العظیم فی لقاء الکریم۔ یہ شرح الصدور کا مختصر و خلاصہ ہے۔
۳۶۔ قطر الدرر علی نظم الدرر۔ یہ میرے الفیہ اصول الحدیث کی شرح ہے۔ اس کے مختلف حصے لکھے گئے ہیں یہ ایک مجلد میں ہے
۳۷۔ القول الحسن فی الذب عن السنن۔ یہ موضوعات ابن الجوزی پر تعقبات ہیں۔
۳۸۔ کشف المغطی فی شرح الموطا۔ اس کا بھی ایک معتدبہ حصہ لکھا ہے یہ ایک مجلد میں ہے۔
۳۹۔ الکوکب الساطع فی نظم جمع الجوامع لابن السبکی۔ یہ ڈیڑھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔
۴۰۔ اللآلی المصنوعہ فی الاخبار الموضوعہ۔ یہ موضوعات ابن الجوزی کی تلخیص، زیادات و تعقبات (اضافات و اعتراضات) کے ساتھ ہے اور ایک مجلد میں ہے۔
۴۱۔ لب اللباب فی تحریر الانساب۔
۴۲۔ لباب النقول فی اسباب النزول۔
۴۳۔ ام الاطراف و ضم الاتراف۔ یہ اطراف مزی کا مختصر ہے الفاظ احادیث کو حروف معجم پر مرتب کیا گیا ہے۔ یہ میں نے الکشاف فی معرفۃ الاطراف للحسینی سے تلخیص کی ہے یہ ایک مجلد میں ہے۔

۴۴۔ مختصر التنبیہ۔ اس کا نام الوافی ہے۔

۴۵۔ مختصر الروضہ مع زیادات کثیرہ، اس کا نام الغنیۃ ہے یہ اثنار صداق تک لکھا گیا ہے۔

۴۶۔ مختصر حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ، یہ ایک مجلد میں ہے۔

۴۷۔ المرقاۃ العلیۃ فی شرح الاسماء النبویۃ۔

۴۸۔ منہاج السنۃ ومفتاح الجنۃ۔ اس کا ایک معتدبہ حصہ میں نے تیار کر لیا ہے۔

۴۹۔ المعجزات والخصائص النبویۃ۔ یہ ضخیم کتاب ہے۔

۵۰۔ الینبوع فی مازاد علی الروضۃ من الفروع۔ یہ ایک مجلد میں ہے اور مسودہ ہے[1]

قسم سوم۔ تیسری قسم ان تالیفات پر مشتمل ہے جن کا حجم مختصر ہے یہ کتابیں دو کراسوں سے دس کراسوں میں پھیلی ہوئی ہیں ان کی تعداد ستر سے زائد ہے:۔

۱۔ آداب الملوک ۲۔ الآیۃ الکبریٰ فی قصۃ الاسرا۔

۳۔ الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ ۴ اسعاف المبطاء برجال الموطاء۔

۵۔ الافصاح بفوائد النکاح

۶۔ الالفیہ فی مصطلح الحدیث۔ اس کا نام نظم الدرر فی علم الاثر ہے۔

۷۔ البدیعیۃ، اس کا نام نظم البدیع فی مدح الشفیع ہے یہ ایک کراسہ میں ہے۔

۸۔ تایید الحقیقۃ العلیۃ وتشیید الطریقۃ الشاذلیۃ ۹۔ تاریخ اسیوط۔ اس کا نام المضبوط فی تاریخ اسیوط ہے۔

۱۰۔ تاریخ الملائکہ۔ اس کا نام الحبائک فی تاریخ الملائک ۱۱۔ التحبیر فی علوم التفسیر

۱۲۔ تحفۃ النابہ بتلخیص المتشابہ۔ یہ خطیب بغدادی کی کتاب کا مختصر ہے۔

۱۳۔ تخریج احادیث صحاح الجوہری۔ اس کا نام فلق الصباح ہے۔

۱۴۔ التذنیب فی زوائد التقریب ۱۵۔ تشیید الارکان من لیس فی الامکان ابدع مما کان۔

۱۶۔ تقریر الاستناد فی تیسیر الاجتہاد۔ ۱۷۔ تمام الاحسان فی خلق الانسان

۱۸۔ تمہید الفرش فی الخصال الموجبۃ لظل العرش۔

۱۹۔ جہد القریحہ فی تجرید النصیحۃ۔ یہ نصیحۃ الایمان فی الرد علی منطق الیونان لابن تیمیہ کا مختصر ہے۔

۲۰۔ حاشیہ علی شرح الشذور ۲۱۔ حسن التلخیص۔ یہ خطیب کی تالی التلخیص کا مختصر ہے۔

---

[1] السیوطی کتاب الحدیث ج ۲۔ ص ۱۱-۱۰۶

۲۲۔ خصائص یوم الجمعہ۔ یہ جمعہ کے دن کی سو خصوصیات پر مشتمل ہے۔

۲۳۔ خمائل الزہر فی فضائل السور۔ ۲۴۔ داعی الفلاح فی اذکار المساء والصباح

۲۵۔ در التاج فی اعراب مشکل المنہاج ۲۶۔ در السحابہ فی من دخل مصر من الصحابہ

۲۷۔ الدرر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ ۲۸۔ الرد علی من اخلد الی الارض وجہل ان الاجتہاد فی کل عصر فرض

۲۹۔ رفع الباس عن بنی العباس ۳۰۔ رفع شان الحبشان

۳۱۔ الروض الانیق فی مسند الصدیق۔ ۳۲۔ شرح الاستعاذہ والبسملہ

۳۳۔ شرح البدیعیہ ۳۴۔ شرح الرحبیہ۔ فرائض میں ہے اور متن کے ساتھ مخلوط ہے

۳۵۔ شرح القصیدۃ الکافیہ۔ یہ علم تصریف میں ہے ۳۶۔ شرح الملحۃ۔ یہ شرح متن کے ساتھ مخلوط ہے۔

۳۷۔ شرح النقایہ۔ اس کا نام اتمام الدرایہ لقراء النقایہ ہے۔

۳۸۔ شوارد الفرائد فی الضوابط والقواعد من اربعۃ فنون۔

۳۹۔ ضوء الصباح فی فوائد النکاح ۴۰۔ الطب النبوی۔

۴۱۔ طبقات الشافعیہ۔ یہ بہت مختصر کتاب ہے۔ ۴۲۔ طبقات الکتاب۔

۴۳۔ العذب السلسل فی تصحیح الخلاف المرسل فی الروضہ۔

۴۴۔ قلائد الفوائد۔ اس میں فوائد علمیہ کو نظم کیا گیا ہے۔

۴۵۔ القول المشرق فی تحریم الاشتغال بالمنطق۔

۴۶۔ کشف التلبیس عن قلب اہل التدلیس، یہ ایضاح الاشکال للحافظ عبد الغنی کی تلخیص۔ اضافات وزیادات کے ساتھ ہے۔

۴۷۔ الکلم الطیب والقول المختار فی المأثور من الدعوات والاذکار۔

۴۸۔ مارواہ الواعون فی اخبار الطاعون ۴۹۔ المدرج فی المدرج۔

۵۰۔ معترک الاقران فی مشترک القرآن ۵۱۔ مفتاح الجنۃ فی الاعتصام بالسنۃ۔

۵۲۔ مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن ۵۳۔ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء

۵۴۔ منتہی الآمال فی شرح حدیث انما الاعمال ۵۵۔ المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب

۵۶۔ النقایہ، یہ کتاب چودہ علوم میں ہے۔ ۵۷۔ الوسائل الی معرفۃ الاوائل

۵۸۔ وظائف الیوم واللیلۃ ۵۹۔ الوفیۃ باختصار الالفیہ۔ یہ چھ سو اشعار پر مشتمل ہے۔

۶۰۔ الہیئۃ السنیہ فی الہیئۃ السنیۃ (دلیل السیوطی کتاب التحدث ص ۱۱۱-۱۱۵)

سیوطی نے کتابوں کی تعداد دستر بیان کی تھی لیکن مطبوعہ نسخہ میں ساٹھ کتابوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ مستشرقہ موصوفہ کے پیش نظر جو نسخہ رہا ہے وہ ناقص ہے۔

قسم چہارم۔ چوتھی قسم ان تالیفات پر مشتمل ہے جو ایک کراسہ میں آ گئی ہیں۔ یہ مسائل فتوی کے علاوہ ہیں اور یہ سو تالیفات ہیں۔

۱۔ ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادہ
۲۔ احاسن الاقتباس فی محاسن الاقتباس
۳۔ الاخبار المرویہ فی سبب وضع العربیہ
۴۔ اربعون حدیثا فی الجہاد
۵۔ اربعون حدیثا فی ورقۃ
۶۔ ارشاد المہتدین الی نصرۃ المجتہدین
۷۔ الازھار الفائحہ علی الفاتحہ۔ یہ میری پہلی تصنیف ہے۔
۸۔ الاساس فی فضل بنی العباس
۹۔ الاقتناص فی مسئلۃ التناص
۱۰۔ الفار الجرلمن زکی ساب ابی بکر و عمر۔ یہ روافض کی شبہات کی تردید میں ہے اور ایک جزء میں ہے۔
۱۱۔ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب
۱۲۔ بزوغ الہلال فی الخصال الموجبۃ للظلال
۱۳۔ بلغۃ المحتاج فی مناسک الحاج
۱۴۔ تحفۃ الظرفا باسماء الخلفاء۔ یہ قصیدہ رائیہ سو (۱۰۰) اشعار پر مشتمل ہے۔
۱۵۔ تخریج احادیث شرح العقائد
۱۶۔ تذکرۃ المؤتسی بمن حدث ونسی
۱۷۔ تذکرۃ النفس
۱۸۔ ترجمۃ الشیخ محی الدین النووی
۱۹۔ ترجمۃ شیخنا قاضی القضاۃ البلقینی
۲۰۔ تعریف الاعجم بحروف المعجم
۲۱۔ التعریف بآداب التالیف
۲۲۔ الشعور الباسمہ فی مناقب فاطمہ
۲۳۔ جزء آخر۔ اس کا نام التسلی والاطفا لنار لا تطفی
۲۴۔ جزء فی ادب الفتیا
۲۵۔ جزء فی اسماء المدلسین
۲۶۔ جزء فی ذم زیارۃ الامراء
۲۷۔ جزء فی ذم القضاء
۲۸۔ جزء فی ذم المکس
۲۹۔ جزء فی شعب الایمان
۳۰۔ جزء فی موت الاولاد
۳۱۔ جزء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲۔ جزء فی فضل الشتاء
۳۳۔ جزء فیمن وافقت کنیتہ کنیۃ زوجہ من الصحابۃ
۳۴۔ الجناس فی اللغۃ
۳۵۔ الجمع والتفریق بین الانواع البدیعیۃ
۳۶۔ الجواب الاسد فی تنکیر احد و تعریف الصمد
۳۷۔ جیاد السلسات

۳۸۔ البحج المبنیۃ فی التفضیل بین مکۃ والمدینۃ ۳۹۔ حسن النیۃ وبلوغ الامنیۃ فی الخانقاہ الرکنیۃ

۴۰۔ حصول الفوائد باصول العوائد ۴۱۔ الدر النثیر فی قراۃ ابن کثیر

۴۲۔ درج العلی فی قراۃ ابی عمرو ابن العلا ۴۳۔ درج المعالی فی نصرۃ الغزالی علی المنکر المتغالی

۴۴۔ درر الکلم وغرر الحکم ۴۵۔ الذیل الممہد علی القول المدد

۴۶۔ رد علی البہا ابن النحاس ۴۷۔ رد علی الشریف الجرجانی

۴۸۔ رسالۃ فی تفسیر الفاظ متداولۃ ۴۹۔ رسالۃ فی ضربی زیدا قائماً

۵۰۔ الرفد فی فضل الحفد ۵۱۔ الروض الاریض فی طہر المحیض

۵۲۔ ریح النسرین فیمن عاش من الصحابۃ مائۃ وعشرین ۵۳۔ الزہر الباسم فیما یزوج فیہ الحاکم

۵۴۔ السلاف فی التفضیل بین الصلاۃ والطواف۔ یہ منظومہ ہے۔

۵۵۔ السلالۃ فی تحقیق المقر والاستحالہ ۵۶۔ سہام الاصابہ فی الدعوات المجابہ

۵۷۔ شذا العرف فی اثبات المعنی للحرف

۵۸۔ شرح اربعین حدیثا۔ اس کے چند کراسے لکھے گئے ہیں۔ اربعون حدیثا فی ورقۃ کی شرح ہے۔

۵۹۔ شرح تذکرۃ النفس ۶۰۔ شرح الحیعلۃ والحوقلہ

۶۱۔ شرح الکوکب الوقاد فی اصول الاعتقاد، نظم العلم السخاوی

۶۲۔ الشماریخ فی علم التاریخ ۶۳۔ الشمعۃ المضیئۃ فی العربیۃ

۶۴۔ الشہد فی النحو۔ یہ قصیدہ بحر الہزج میں ہے۔ ۶۵۔ الطلعۃ الشمسیۃ فی تبیین الجنسیۃ من شرط البیبرسیۃ

۶۶۔ طی اللسان عن ذم الطیلسان ۶۷۔ الظفر بقلم الظفر

۶۸۔ العبرات المسکوبۃ فی ان استتابۃ تارک الصلاۃ مندوبۃ

۶۹۔ العرف الشذی فی احکام ذی ۷۰۔ العشاریات

۷۱۔ عمدۃ المتعقب فی الرد علی المتعصب، یہ قاضی شمس الدین امشاطی قاضی الحنفیہ کے ساتھ موضوع کی جو بحث ہوئی تھی اس کی داستان ہے۔

۷۲۔ فتح الجلیل للعبد الذلیل فی قولہ تعالیٰ اللہ ولی الذین آمنوا۔ الآیۃ۔ موصوف نے اس آیت سے ایک سو انواع بدیع نکالی ہیں۔

۷۳۔ فصل الخطاب فی قتل الکلاب ۷۴۔ فصل الکلام فی ذم الکلام

۷۵۔ فصل الکلام فی حکم السلام۔ یہ منظوم ہے ۷۶۔ قطر الندی فی ورود الہمزۃ للنداء

۷۷۔ القول المجمل فی الرد علی المہمل ۷۸۔ کبت الاقران فی کتب القرآن

۷۹۔ کشف الصلصلۃ عن وصف الزلزلہ ۸۰۔ کشف اللبس عن قضاء الصبح بعد طلوع الشمس

۸۱۔ الکلام علی اول سورۃ الفتح ۔ یہ ایک وضاحت و تشریح ہے۔

۸۲۔ الکلام علی قولہ تعالیٰ۔ ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبوا۔ الآیہ

۸۳۔ الکلام عن حدیث احفظ اللہ یحفظک ... یہ ایک وضاحت و تشریح ہے۔

۸۴۔ اللآلی المکللۃ فی تفضیل المعلۃ علی المشتغلہ ۸۵۔ اللمع فی اسماء من وضع

۸۶۔ مختصر اذکار النووی۔ اس کا نام اذکار الاذکار ہے۔

۸۷۔ مختصر شفاء الغلیل فی ذم الصاحب والخلیل۔ اس کا نام الشہاب الثاقب ہے۔

۸۸۔ مختصر الملحۃ ۸۹۔ مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع

۹۰۔ المظرفہ فی احکام دخول الحشفہ ۹۱۔ مطلع البدرین فیمن یوتی اجرین۔

۹۲۔ المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ ۹۳۔ مقاطع الحجاز یہ میر منظومہ ہے۔

۹۴۔ المقامات۔ یہ چار مقامات ہیں ۹۵۔ المقدمہ فی الفقہ

۹۶۔ المنیٰ فی الکنیٰ ۹۷۔ موشحۃ فی النحو

۹۸۔ میزان المعدلہ فی شأن البسملہ

۹۹۔ النفحۃ المکیۃ والتحفۃ المکیۃ۔ یہ عنوان الشرف کے طرز پر کتاب ہے۔

۱۰۰۔ نور الحدیقہ۔ یہ منظومہ ہے ۱۰۱۔ الید البسطیٰ فی تعیین الصلوۃ الوسطیٰ[۱]

(جاری ہے)

اسلام اور عصر حاضر از مولانا سمیع الحق مدظلہ۔ عصر حاضر کے تمدنی، معاشی، اخلاقی، سائنسی، آئینی، تعلیمی اور معاشرتی مسائل میں اسلام کا مؤقف عصر حاضر کے علمی و دینی فتنوں اور فرق باطلہ کا تعاقب، بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک، مغربی تہذیب کا تجزیہ۔ پیش لفظ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ صفحات ۴۶۰ سنہری ڈائی دار جلد، قیمت ۹۰/- روپے

قرآن حکیم اور تعمیر اخلاق از مولانا سمیع الحق مدظلہ۔ تعمیر اخلاق، اصلاح معاشرہ، تطہیر نفس میں قرآن حکیم کا معتدلانہ انداز اور حکیمانہ طرز عمل، عبادات کا اخلاقی پہلو۔ قیمت ۷/- روپے

مؤتمر المصنفین ۔ دار العلوم حقانیہ ۔ اکوڑہ خٹک ۔ پشاور

[۱] السیوطی کتاب التحدث بنعمۃ اللہ ج ۳ ص ۱۱۵-۱۲۱